نوحہ

کیسے جئے گی ، کیسے جئے گی، کیسے جئے گی صغرٰا اکیلی
ویران نظریں ویران حجرے اُجڑی حویلی صغرٰا اکیلی

ماں ہیں نہ بہنیں بھیا نہ باباؑ پھیلا ہوا ہے غم کا اندھیرا
سب جا چکے ہیں کوئی نہیں ہے روتی ہے بیٹھی صغرٰا اکیلی

ہے زرد چہرا اور خاک سر پہ آنکھوں میں آنسو فریاد لب پر
کیا بے کسی ہے کس حال میں ہے نازوں کی پالی صغرٰا اکیلی

آؤں گا لینے تجھ کو میں صغرٰا اُس سے کیا تھا بھائی نے وعدہ
تکتی ہے رستہ وہ دل شکستہ اور غم کی ماری صغرٰا اکیلی

بیٹھی ہوں در پر نظریں جمائے خط آیا کوئی نہ آپ آئے
کیا زندگی بھر اے بھائی اکبرؑ روتی رہے گی صغرٰا اکیلی

آ جاؤ بھیا آ جاؤ باباؑ گھٹنے لگا ہے اب سانس میرا
ڈسنے لگی ہے خالی حویلی یہ کہہ کے روئی صغرٰا اکیلی

ٹوٹا ہوا ہے دل کا نگینہ اُجڑا ہوا ہے شہرِ مدینہ
پڑھتی ہے نوحہ قبرِ نبیؐ پر آئی ہے روتی صغرٰا اکیلی

400 کڑیل جواں کا آیا جو لاشہ روئی تڑپ کر بالی سکینہؑ
پھر اور ہائے یاد آئی ماں کو بیمار بیٹی صغراؑ اکیلی

دشتِ بلا میں ماں سے بچھڑ کر معصوم اصغرؑ تنہا ہے گوہرؔ
قیدِ ستم میں بالی سکینہؑ گھر میں ہے اب بھی صغراؑ اکیلی